سوال

(25) مزارات اولیائے   کسی دوسرے مقصد دنیاوی کے چلہ کرنا کیسا ہے،

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مزارات اولیائے عظام پر بامید صحت یابی یا دفع خبائث یا برائے کسی دوسرے مقصد دنیاوی کے چلہ کرنا کیسا ہے، اس مسئلہ کا جواب کتب معتبرہ سے زبان اُردو میں تحریر فرمادیں اور جو عبارت کتاب کی ہو، اس کا ترجمہ بھی نیچے کریں تاکہ عوام کو نفع ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہے کہ اولیاء کے مزاد کے پاس جاکر دعائے حاجت یا چلہ کرنا کہ موثر الی الاجابۃ و حاجت روا ہو، غیر مشروع ہے کیونکہ شارع کی طرف سے امر واذن نہیں پایا گیا اور نہ صحابہ وتابعین وغیرہم رضی اللہ عنہم سے منقول ہے، بلکہ ممنوع و محظور ہے شرعاً من [1] عمل عملالیس علیہ امرنا فھورد کما رواہ البخاری وکرہ مالک ان یقول زرنا قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعللوہ بان لفظ الزیارۃ صار مشترکا بین ما شرع ومالم یشرع فان منھم من قصد بزیارۃ قبور الانبیاف والصلحا ان یصلی عند قبورہم ویدعو عندھا ویسالھم الحوائج وھذا لایجوز عند احد من العلماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق اللہ وحدہ انتہی ما فی مجمع البحار للشیخ العلامۃ المحدث ابن طاہر القتنی ہر مسلم دیندار شریعت شعار پر فرض ہے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین پر متوجہ بدل رہے۔

وقال [2] اللہ تعالیٰ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان الایۃ وقال [3] اللہ تعالیٰ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوئ الایۃ ومن یرزقکم من السماء والارض ءَالہ مع اللہ قل ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین الایۃ ومن یرزقکم من السماء والارض وغیرہا من الایات الدالۃ علی ان لا یدعو ولا یسأل الحوائج من غیر اللہ تعالیٰ کما لا یخفی علی من تأمل و تدبر القرآن المجید۔

آن نیاز مرہمی بود است و درد

کان چنان طوطی سخن آغاز کرد

ہر کجا وردے دوا آن جا بود

ہر کجا فقرے نوا آنجا بود

قال[4] اللہ تعالیٰ ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون الایۃ۔

دلے کز نور رحمن نیست روشن

مخوانش دل کہ ان سنگ است و آہن

دلے گر گرد عظمت رنگ وارد

ازآن دل سنگ و آہن ننگ وارد

مجالس الابرار میں مذکور ہے۔ اما[5] الزیارۃ البدعیۃ فھی زیارۃ القبور لاجل الصلوۃ عندھا والطواف لھا وتقبیلھا واستلامھا وتعفیر الخدود علیھا واخذ ترابھا ودعاء اصحابھم والاستعانۃ وسوالھم النصر والرزق والعافیۃ والولد وتفریج الکربات واغاثۃ اللھفان وغیر ذلک من الحاجات التی کان عباد الاصنام یتساءلون من اصنامھم فان اصل ہذہ الزیارۃ البدعیۃ ماخوذ منھم ولیس بشئی من ذلک مشروعا باتفاق علماء المسلمین اذلم یفعلہ رسول رب العلمین ولا احد من الصحابۃ والتابعین وسائر ائمۃ الدین انتہی ما فی مجالس الابرار مختصراً۔

و مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحت آیت کریمہ فلا تجعلوا اللہ انداداً کے اپنی تفسیر میں افادہ کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے چوتھا فرقہ پیر پرستوں کا ہے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جب آدمی کثرت ریاضت کی وجہ سے مقبول الشفاعت اور مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے توجب وہ اس جہان سے چلا جاتا ہے تو اس کی روح کو بہت زیادہ قوت نصیب ہوجاتی ہے پھر جو کوئی اس کا تصور کرے یا اس کی نشست و برخاست کی جگہ پر جاکر سجدہ کرے تو وہ اس سے مطلع ہوجاتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اس کے حق میں شفاعت کریں گے۔

وقاضی شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج در عقیدہ اسلامیہ دربیان الفاظ کفر نوشتہ۔ شریعت کو ٹھٹا کرنا، اس کی توہین کرنا اور مرُدوں سے حاجات طلب کرنا یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ تفسیر نیشا پوری اور معالم التنزیل میں ہے کہ استعانت عبادت کی ایک قسم ہے اور سلف صالحین میں سے کوئی بھی انبیاء اور غیر انبیاء کی قبروں پر دعا کرنے کے لیے نہیں جایا کرتا تھا بلکہ صحابہ تو آنحضرت ﷺ کی قبر پر بھی نہیں جایا کرتے تھے وہ صرف آنحضرت ﷺ اور شیخین پر درود اور سلام کہا کرتے تھے۔ (طلب حسنین سید محمد نذیر حسین)

---

[1] جو کوئی ایسا کام کرے جس پر ہمارا حکم نہ ہو، وہ کام مردود ہے۔ امام مالک اس قول کو کہ ''ہم نے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی'' مکروہ سمجھتے تھے، کیونکہ ''زیارت'' کا لفظ مشروع اور غیر مشروع طریقوں میں مشترک ہوگیا ہے۔ بعض لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبروں پر جاتے ہیں، وہاں قبر کے پاس جاکر نماز پڑھتے ہیں، دعائیں مانگتے ہیں اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اور یہ کام کسی بھی مسلمان عالم کے نزدیک جائز نہیں ہے، کیونکہ عبادت اور طلب حاجات اور استمداد صرف اللہ کا حق ہے۔

[2] جب تم سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو آپ کہہ دیں، میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعاء کو فوراً قبول کرتا ہوں۔

[3] بے قرار جب دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کو کون سنتا ہے او کون تکالیف کو دور کرتا ہے۔ الایۃ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی خدا ہے، آپ کہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پش کرو۔ یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ اللہ کے سوا نہ کسی کو پکارا جائے، نہ سوال کیا جائے۔

[4] تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی، ان کو مہلت زیادہ ملی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

[5] اگر کوئی آدمی کسی قبر کے پاس نماز پڑھے، طواف کرے، اس کو سلام کرے، بوسے دے، اپنے رخسارے اس پر ملے، اس کی مٹی برکت کے لیے لے لے اور قبر والے سے دعا

کی درخواست کرے اس سے مدد مانگے ، رزق ، عافیت ، اولاد ، تکلیفوں کے دور کرنے کی درخواست کرے تو یہ زیارت بدعیہ ہے ۔ بت پرست لوگ اپنے بتوں پر جا کر یہی کچھ تو کیا کرتے تھے اور یہ بدعت زیارت انہی لوگوں سے حاصل کی گئی ہے اور باتفاق علمائے مسلمین یہ کام غیر مشروع ہیں ، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، صحابہ کرام ، تابعین ، تبع تابعین اور دین کے ائمہ میں سے کسی نے بھی یہ کام نہیں کیئے ۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01